www.KitaboSunnat.com

زمانۂ نزول:

سورت ﴿البُرُوج﴾ رسول ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور (6 تا 10 نبوی) میں نازل ہوئی، جب عقیدۂ توحید اختیار کرنے کے جرم میں، ﴿اَصحابُ الاُخدُود﴾ کی طرح، مکے کے مشرک سردار مسلمانوں پر شدت کے ساتھ ظلم وستم ڈھا رہے تھے۔

قریشِ مکہ کو فرعون اور ثمود کے لشکروں کے انجام سے ڈرایا گیا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ البُرُوج کا کتابی ربط

پچھلی سورت ﴿ الانشقاق ﴾ کے آخر میں ﴿ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْن ﴾ کے الفاظ سے اہلِ تکذیب کی صفات بیان کر کے، ان کے مقابلے میں اہلِ ایمان کا تذکرہ کیا گیا تھا اور انہیں ﴿ اَجْر" غَيْرُ مَمْنُوْن ﴾ کی بشارت دی گئی تھی۔ یہاں اس سورت ﴿ البُرُوج ﴾ میں بھی کافروں کی تکذیب کا ذکر ہے۔ ﴿ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيب ﴾۔ کافروں کو ﴿ تکذیبِ قرآن ﴾ کے بجائے ﴿ تصدیقِ قرآن ﴾ کا مشورہ دیا گیا ہے۔اس سورت ﴿ البُرُوج ﴾ میں قرآن کو ﴿ مَجِيد ﴾ یعنی بلند پایہ کلام کہا گیا۔

اگلی سورت ﴿ الطَّارِق ﴾ میں قرآن کو ایک فیصلہ کن کلام ﴿ لَقَوْل" فَصْل" ﴾ کہا گیا۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- اس سورت میں ﴿ اَصحابُ الاُخدُود ﴾ (گڑھے والوں) کا ذکر ہے۔صحیح مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک ذہین لڑکے کو ایک بڑے جادوگر سے جادو سیکھنے کے لیے بھیجا۔ لڑکا جادو سیکھنے کے بجائے ایک راہب کی صحبت میں رہ کر حضرت عیسیٰ ؑ کی سچی تعلیماتِ توحید کا پیروکار بن گیا۔ لوگ اس لڑکے کی تعلیمات پر ایمان لانے لگے۔بادشاہ نے ایک گڑھا کھدوایا اور اس میں آگ جلائی۔عقیدۂ توحید پر ایمان لانے والے ہر شخص کو آگ سے بھرے اس گڑھے میں پھکوا دیا۔اللہ تعالیٰ نے ایسے ظالموں کو ﴿ عَذَاب الحَرِيق ﴾ یعنی آگ کی سزا اور ایمان لانے والے مظلوموں کو جنت میں ﴿ الفوز الكبير ﴾ کی بشارت دی ہے۔

قریشِ مکہ کے سرداروں پر یہ واضح کیا گیا ہے کہ ان کے رویے بھی اسی ظالم بادشاہ کی طرح ہیں۔ اگر یہ قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بھی دوزخ کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے دوچار کرے گا۔

2- ﴿ مَجِيد ﴾: اس سورت میں یہ لفظ دو مرتبہ استعمال ہوا ہے ، ﴿ اللہ ﴾ کے لیے بھی اور ﴿ قرآن ﴾ کے لیے بھی۔

سورۃ البُرُوج کا نظمِ جلی

سورۃ البروج چار(4) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 11 : پہلے پیراگراف میں، برجوں والے آسمان اور روزِ قیامت کی گواہی پیش کی گئی ہے کہ

ظلم وستم کا بدلہ مل کر رہے گا، اہلِ ایمان پر تشدد کرنے والے تباہ ہو کر رہیں گے۔اس مضمون کے دو پہلو ہیں۔اس میں ظالموں کے لیے اِنذار (Warning) ہے،اور مظلوموں کے لیے تسلی اور خوشخبری ہے۔اللہ پر ایمان لانے کے بعد

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ ایمان کو لازماً، سخت آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ ظالموں کے لیے دوزخ کا عذاب اور ﴿عَذَابُ الْحَرِيقِ﴾ ہو گا۔ ایمان لا کر نیک عمل کرنے والوں کے لیے ﴿الْفَوْزُ الْكَبِيرُ﴾ کی خوشخبری دی گئی۔

﴿وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ﴾(1) قسم ہے! مضبوط قلعوں والے، آسمان کی!

﴿ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ﴾ (2) اور اس دن کی ! جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

﴿وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُودٍ ﴾ (3) دیکھنے والے کی اور دیکھی جانے والی چیز کی !

﴿ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴾(4) مارے گئے ! گڑھے والے

﴿النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴾(5) (اس گڑھے والے) جس میں خوب بھڑکتے ہوئے ایندھن کی آگ تھی۔

﴿ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ﴾ (6) جبکہ وہ لوگ اس گڑھے کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

﴿ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴾ (7)
اور جو کچھ وہ لوگ، ایمان لانے والوں کے ساتھ کر رہے تھے، وہ اسے دیکھ رہے تھے۔

﴿ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴾(8) اور ان اہلِ ایمان سے ، ان (اَصْحَابُ الاُخدُود) کی دشمنی کی اس کے سوا کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ 'اللہ' پر ایمان لے آئے تھے ، اُس اللہ پر، جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔

﴿ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴾ (9) (وہ اللہ)، جو آسمانوں اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے اور وہ اللہ ، سب کچھ دیکھ رہا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں پر ستم توڑا ہے اور پھر اس سے تائب نہیں ہوئے ،

فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴾(10)
یقیناً ، ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور جلائے جانے کی سزا ہے۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جو لوگ (پختہ) ایمان لائے اور جنھوں نے نیک عمل کیے۔
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یقیناً ان کے لیے جنت کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴾(11) یہ ہے بڑی کامیابی۔ (بڑی کامیابی دراصل یہ ہے)

2- آیات 12 تا 16: دوسرے پیراگراف میں، اللہ تعالیٰ کی جلالی اور جمالی صفات کے ذریعے ، قیامت کی جزا وسزا پر دلیل قائم کی گئی ہے۔

﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴾(12) درحقیقت ! تمہارے رب کی پکڑ ، بڑی سخت ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَ يُعِيدُ ﴾(13) وہی پہلی بار پیدا کرتا ہے، اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔

﴿ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴾(14) وہ بخشنے والا ہے ، محبت کرنے والا ہے۔

﴿ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴾ (15) عرش کا مالک ہے ، بزرگ و برتر ہے۔

﴿ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴾(16) اور جو کچھ چاہے ، کر ڈالنے والا ہے۔

اللہ کی پکڑ بھی سخت ہے ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ لیکن وہ غفور و ودود بھی ہے ﴿ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴾ ظلم ڈھانے والوں کو سخت عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔ ظالموں کو ظلم سے فوراً باز آ جانا چاہیے ، اللہ کی پکڑ بہت سخت ہے۔ انہیں توبہ کرنا چاہیے ، ورنہ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں سے انتقام لے کر رہے گا اور مظلوموں کی فریاد رسی ہو کر رہے گی۔ مظلوم مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کریں اور ہمیشہ انہیں مستحضر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ، غفور بھی اور وَدُود بھی ہے۔ وہ مہلت اور ڈھیل دیتا ہے۔ توبہ کا موقع فراہم کرتا ہے، لیکن صاحب اقتدار ہے۔ بااختیار ہے۔ عرش کا مالک ہے۔ (بے بس اور مجبور نہیں) ، جو چاہے کر ڈالتا ہے۔ ﴿فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ﴾ ہے۔

3- آیات 17 تا 18 : تیسرے پیراگراف میں، اللہ تعالیٰ کے قانونِ جزا وسزا کی تاریخی دلیلیں فراہم کی گئی ہیں۔

تاریخ میں عسکری قوتوں کی ہلاکت کا (یعنی فرعون کے لشکروں اور ثمود کے جنود کی ہلاکت کا) درس موجود ہے۔

﴿ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴾(17) کیا تمہیں لشکروں کی خبر پہنچی ہے؟

﴿ فِرْعَوْنَ وَ ثَمُودَ ﴾ (18) فرعون اور ثمود (کے لشکروں) کی؟

مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے والوں کو، تاریخ سے عبرت حاصل کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

فرعون، بنی اسرائیل پر ظلم و ستم ڈھایا کرتا تھا۔ اور قومِ ثمود کے نو (9) لیڈروں نے، حضرت صالح کے قتل کی منصوبہ بندی کی تھی۔

4- آیات 19 تا 22 : چوتھے اور آخری پیراگراف میں، قیامت کے منکرین کو قرآن مجید کی عظمت پر غور و فکر کر کے قرآن اور اس کی دعوتِ آخرت پر ایمان لانے کا مشورہ دیا گیا۔

﴿ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴾(19) مگر جنہوں نے کفر کیا ہے، وہ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں۔

﴿ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴾(20) حالانکہ اللہ نے ان کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔

﴿ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴾ (21) (یہ جھٹلانے کی چیز نہیں) بلکہ یہ قرآن ، بلند پایہ ہے۔

﴿ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴾ (22) اس لوح میں (نقش ہے) جو محفوظ ہے۔

یہاں دو مرتبہ ﴿بَلْ﴾ استعمال ہوا ہے، جس سے پہلے کچھ محذوف ہے، یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ظالم طاغی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فسادی لوگوں کے لیے مناسب تو یہی تھا کہ وہ مسلمانوں پر ظلم وستم سے باز آ جاتے، قرآن اور محمد ﷺ پر ایمان لے آتے، فرعون اور قوم ثمود کے لشکروں کے انجام سے سبق لیتے۔ لیکن اس کے بجائے، وہ قرآن اور محمد ﷺ کی تکذیب میں مصروف اور منہمک ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ نہ صرف ان کی نگرانی کر رہا ہے، بلکہ ان کو گھیرے میں لیے ہوئے ہے ﴿وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ﴾۔ ایک مناسب وقت ان کو پکڑ لیا جائے گا۔ قرآن جنات اور شیطان کا کلام نہیں ہے، بلکہ لوحِ محفوظ کا بلند پایہ ﴿مَجِيد﴾ کلام ہے۔

عقیدۂ توحید پر ایمان لانے کے بعد، لازمی طور پر آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے والی طاغوتی اور عسکری قوتیں، اللہ کے انتقام سے نہیں بچ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کی جلالی اور جمالی صفات کا جائزہ لے کر، اس کے بلند پایہ ﴿مَجِيد﴾ قرآن پر ایمان لا کر، صبر واستقامت کی تاریخ رقم کرنا چاہیے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

86- سُوْرَۃُ الطَّارِقِ

آیات : 17 ...... مَکِّیَّۃ ...... پیراگراف : 4
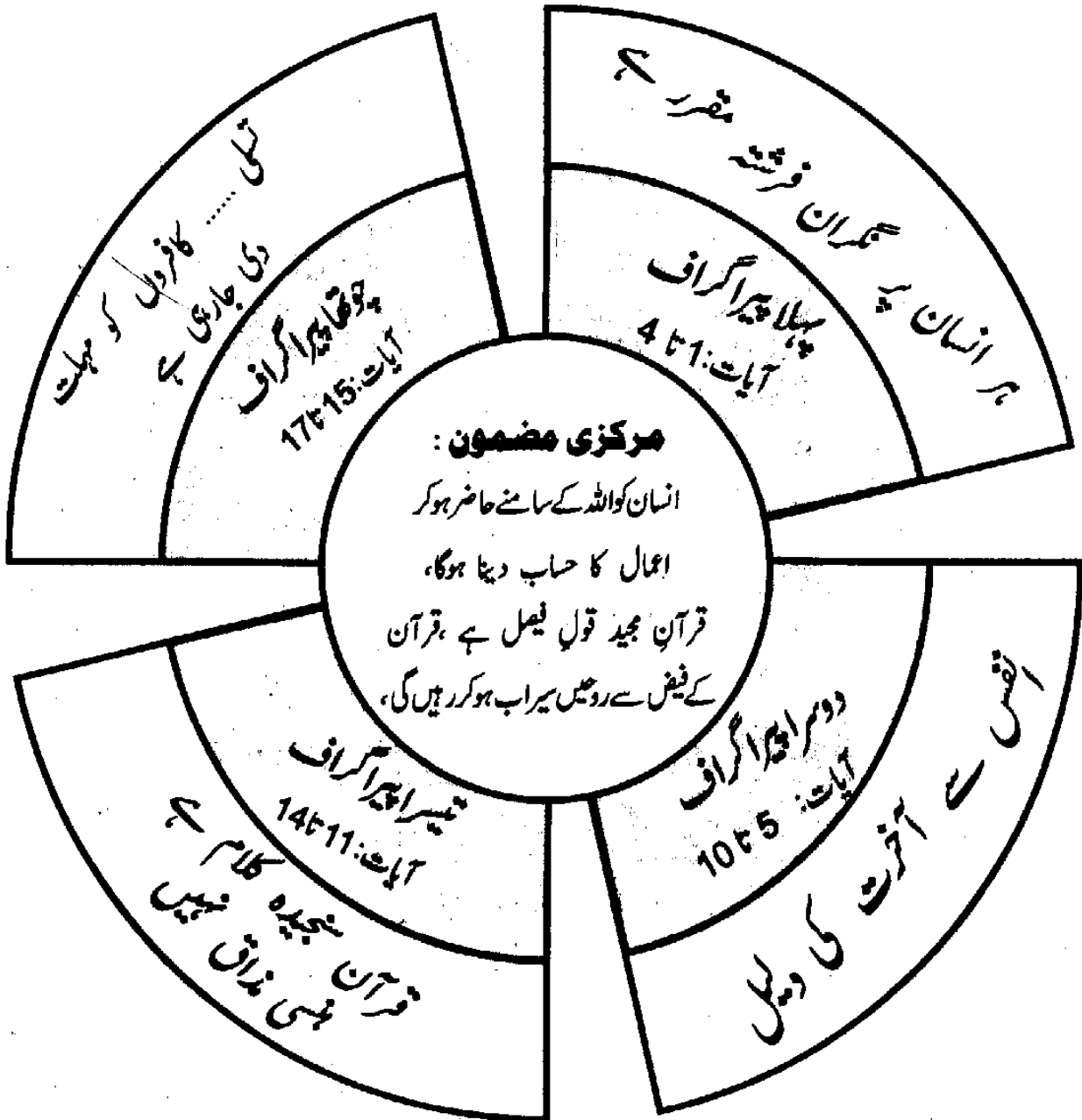
زمانۂ نزول:

سورت ﴿ الطَّارِق ﴾ رسول ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور (6 تا 10 نبوی) میں نازل ہوئی، جب قریش آپ ﷺ کے خلاف گہری سازشوں ﴿ کَید ﴾ سے کام لے رہے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃُ الطّارِق کا کتابی ربط

پچھلی سورت ﴿ البُرُوج ﴾ میں قریشِ مکہ کی تکذیب کا ذکر تھا ﴿ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ تَكْذِيْب ﴾۔ انہیں قرآن کی تکذیب نہ کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ یہاں اس سورت ﴿ الطَّارِق ﴾ میں بتایا گیا ہے کہ قرآن ایک سنجیدہ کلام ہے ، ہنسی دل لگی نہیں ہے۔

﴿ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ٥ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴾۔اس سورت میں کافروں کی تکذیب کے علاوہ ،مسلمانوں کے خلاف ان کی سازشوں ﴿ كَيْد ﴾ کا ذکر ہے۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- اس سورت ﴿ الطَّارِق ﴾ میں اَنفُس اور آفاق کی دلیلوں پر غور کر کے آخرت کی زندگی کو تسلیم کر لینے کی دعوت دی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کرنے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔

2- منکرینِ آخرت کو اہلِ ایمان کے خلاف سازشیں کرنے کے بجائے ، قرآن کی سنجیدہ باتوں پر غور وفکر کر کے آخرت کو تسلیم کر لینے کی دعوت دی گئی ہے۔

سورۃ الطارق کا نظمِ جلی

سورۃ الطارق چار (4) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 4 : پہلے پیراگراف میں، بتایا گیا کہ ہر انسان پر ایک نگران فرشتہ مقرر ہے۔

آسمان اور تاروں کی آفاقی شہادت ہے کہ انسان اپنے آپ کو آزاد نہ سمجھے، ہر نفس پر ایک محافظ ہے ﴿ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴾، آسمان اور ستاروں کے نظام، دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ کائنات کی کوئی چیز اور کوئی جان ایسی نہیں ، جو ایک ہستی کی نگہبانی کے بغیر، اپنی جگہ پر قائم رہ سکتی ہو۔اس نگرانی کا تقاضا ہے کہ ہر شخص سے اس کی کارکردگی کا ایک روز حساب لیا جائے۔

﴿ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴾ (1)	قسم ہے، آسمان کی! اور رات کو نمودار ہونے والے کی !
﴿ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴾ (2)	اور آپ کیا جانیں وہ رات کو نمودار ہونے والا کیا ہے؟
﴿ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴾ (3)	وہ چمکتا ہوا تارا ہے۔ (دمکتے ستارے)

﴿ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴾ (4) کوئی جان ایسی نہیں، جس کے اوپر کوئی نگہبان نہ ہو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- آیات 5 تا 10: دوسرے پیراگراف میں، انفس سے اِمکانِ آخرت کی دلیل پیش کی گئی۔ یہ توحیدِ قدرت کا مضمون ہے

﴿ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴾(5)	پھر ذرا انسان یہی دیکھ لے! وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟
﴿ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴾ (6)	وہ ایک اچھلنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔
﴿يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴾ (7)	جو پیٹ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔
﴿ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴾(8)	یقیناً وہ (خالق) اسے دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔
﴿ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴾(9)	جس روز ، پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہوگی۔
﴿ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ﴾(10)	تو اس وقت انسان کے پاس، نہ خود اپنا کوئی زور ہوگا اور نہ کوئی اس کی مدد کرنے والا ہوگا۔

انسان کو اپنی ذات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ کس طرح نطفے کی ایک بوند سے، اس کو وجود میں لایا گیا ﴿ فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ o خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴾۔ جس اللہ نے، اس طرح انسان کو وجود بخشا ہے، وہ یقیناً اس کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے ﴿اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ﴾ اور یہ دوبارہ پیدائش، اس غرض کے لیے ہوگی کہ انسان کے ان تمام رازوں کی جانچ پڑتال کی جائے ﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ﴾، جن پر دنیا میں پردہ پڑا رہ گیا تھا۔ اس وقت اپنے اعمال کے نتائج بھگتنے سے، انسان نہ تو خود اپنے بل بوتے پر بچ سکے گا، اور نہ کوئی دوسرا اس کی مدد کو آ سکے گا۔ شفاعتِ باطلہ کے تصور کی تردید کی گئی ہے۔ ﴿ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ﴾

3- آیات 11 تا 14 : تیسرے پیراگراف میں دو (2) آفاقی دلیلیں ہیں۔ بارش والے آسمان کی اور پھٹنے والی زمین کی

﴿ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴾(11)

قسم ہے ! بارش برسانے والے آسمان کی۔ (شاہد ہے آسمان! پُر از باراں)

﴿ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴾ (12)

قسم ہے! (نباتات اگتے وقت) پھٹ جانے والی زمین کی (شاہد ہے زمین پُر شگاف)

﴿اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴾(13) یہ (قرآن) ایک نپی تلی بات ہے۔ (دو ٹوک بات ہے)

﴿ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴾(14) ہنسی مذاق نہیں ہے۔

قرآن قولِ فیصل ہے، یعنی فیصلہ کن کلام ہے، سنجیدہ کلام ہے، خیرِ کثیر ہے، ہنسی دل لگی نہیں ہے آسمان کو ﴿ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴾ لوٹانے والا کہا گیا ہے۔ اس آیت سے اُس سائنسی نظریے کو تقویت حاصل ہوتی ہے، جسے H2O Cycle کہتے ہیں۔ بارش کے فیض سے، زمین پھٹ کر لہلہانے لگتی ہے، اسی طرح قرآن کے فیض سے بھی، انسانی روحیں سیراب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر رہیں گی۔

4- آیات 15 تا 17 :چوتھے اور آخری پیراگراف میں ،رسول اللہ ﷺ کو تسلی دی گئی اور قریشِ مکہ کو دھمکی دی گئی ہے کہ ان کی سازشیں قرآن کی دعوت کو ناکام نہیں کرسکتیں۔

﴿ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴾(15) (یقیناً) یہ لوگ (یعنی کافرین) کچھ چالیں چل رہے ہیں۔

﴿ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴾(16) اور میں بھی ایک چال چل رہا ہوں۔

﴿ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴾(17)

پس چھوڑ دیجیے (مہلت دیجیے)!اے نبی ﷺ!ان کافروں کو ذرا کی ذرا !ان کے حال پر چھوڑ دیجیے!

آپ ﷺ ذرا صبر سے کام لیں اور کچھ مدت کفار کو اپنی سی کر لینے دیں، زیادہ دیر نہ گزرے گی کہ انہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ ان کی چالیں قرآن کو زک دیتی ہیں، یا قرآن اسی جگہ غالب آکر رہتا ہے، جہاں یہ اسے شکست دینے کی کوشش کررہے ہیں۔کافروں کی اپنی چالیں ہیں !اللہ کے اپنے منصوبے ہیں ﴿اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًاo وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴾۔کافروں کو ڈھیل اور مہلت دی جارہی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

مرکزی مضمون

اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔قیامت کے دن انسان کو اللہ کے سامنے حاضر ہوکر اعمال کا حساب دینا ہوگا، اس دن نیتوں کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔قرآن مجید قولِ فیصل ہے،قرآن کے فیض سے روحیں سیراب ہوکر رہیں گی اور کافروں کی چالیں ناکام ہوجائیں گی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ